(مولانا) حذیفہ وستانوی *

فضائلِ رمضان المبارک

ماہ رمضان المبارک نیکیوں کی فصل بہار کا نام ہے، تو ضروری معلوم ہوا کہ اکابرین کی کتابوں سے مستفاد کوئی ایسی تحریر منظر عام پر لائی جائے، جس میں ترتیب کے ساتھ یہ بتایا جائے کہ رمضان کیا ہے؟ رمضان کو رمضان کیوں کہا جاتا ہے؟ اور رمضان کیسے گزارا جائے؟ علامہ عبدالرحمٰن الجوزی، حضرت تھانوی اور دیگر اکابرین کے افادات سے چند ضروری باتیں قارئین تک پہنچائی جارہی ہیں تاکہ وہ رمضان کا حق کما حقہ ادا کرنے کی کوشش کریں اللہ ہم سب کو رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

<u>رمضان کے معنی:</u> بعض علماء فرماتے ہیں کہ رمضان کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ عام طور پر اس میں حرارت بڑھ جاتی ہے، اس لئے کہ رمضان کے معنی آتے ہیں جھلسا دینا، جبکہ دوسرے بعض علماء فرماتے ہیں رمضان کے معنی شدت حرارت کے ہے رمضان کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ رمضان کے روزے کی برکت سے قلب پر رقت طاری ہوتی ہے اور اس رقت کی وجہ سے قلب مسلم میں حرارتِ فکر اور حرارتِ موعظت مؤجزن ہوتی ہے، اور آخرت کا تصور پختہ ہوتا ہے امام خلیل فراھیدی بصری فرماتے ہیں: کہ یہ رمضاء سے ماخوذ ہے اس کے معنی گرم بالو اور ریت کے ہیں جب آدمی اس پر چلتا ہے تو اس کے پاؤں جھلس جاتے ہیں اسی طرح رمضان کی برکت سے گناہ خاکستر ہو جاتے ہیں ، جبکہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ رمض کے معنی مطر کے ہے اور مطر کی وجہ سے چیز دھل جاتی ہے ایسے ہی رمضان کی برکت سے انسانی اعضاء سے گناہ دھل جاتے ہیں، الغرض رمضان مسلمانوں کے لئے نیکیوں کا موسم بہار اور گناہوں کے لئے موسم خریف ہے۔

<u>صوم کیا ہے؟</u> صَامَ يَصُوْمُ صَوْمًا کے لغوی معنی ہے الامساک رکے رہنا، جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت مریم علیہا السلام کے قصے میں ہے فقولی انی نذرت للرحمن صومًا (سورۃ مریم ۲۶)

اے مریم! تو پوچھنے والوں سے کہہ دینا کہ میں نے رحمٰن یعنی اللہ کے لئے نہ بولنے کا روزہ رکھا ہے، یعنی نہ بولنے کی منت مانی ہے۔

---

* استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا، نندوربار، ہندوستان

صوم شرعی: صوم شرعی کہتے ہیں مسلمان کا صبح صادق سے لے کر غروب شمس تک نیت صوم کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کو۔

شریعت مطہرہ میں روزے کی چند قسمیں:

(۱) صومِ فرض: یعنی فرض روزہ جیسے رمضان المبارک کے روزے کہ یہ فرض ہیں۔

(۲) صومِ ظہار: ظہار کا روزہ یعنی اگر کوئی ادمی اپنی بیوی سے کہہ دے کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح، یا بہن کی طرح ہے تو اس پر اس کی بیوی حرام ہو جائے گی، اور کفارۂ ظہار واجب ہوگا۔

(۳) صومِ نفل: وہ روزہ ہے جسے آدمی سال بھر میں کبھی بھی رکھے۔ (سوائے پانچ دنوں کے عیدین اور ایام تشریق)

(۴) صومِ کفارہ جو شخص رمضان المبارک کے روزہ کو عمداً جماع کر کے یا کھا پی کر توڑ دے تو اس کی جگہ سال بھر میں کسی بھی وقت ساٹھ روزے مسلسل رکھنے ہوتے ہیں، اسے کفارۂ صوم رمضان کہا جاتا ہے۔

(۵) صومِ کفارۂ یمین: کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے اور پھر وہ کام نہ کرے یا کرے تو تین روزے رکھنے ہوتے ہیں جبکہ دس مسکین کو کھانا نہ کھلا سکے اور نہ ان کو کپڑے پہنا سکے۔

(۶) صومِ فدیہ اذی: یعنی حج کے موقع پر کسی شدید تکلیف کی وجہ سے حلق کے وقت سے پہلے حلق کرلے تو روزہ رکھے یا صدقہ کرے یا دم دیوے۔

(۷) صومِ حج تمتع یا قران: یعنی حج تمتع یا قران کی صورت میں قربانی واجب ہوتی ہے، جو شخص اس پر قادر نہ ہو تو اس کے عوض دس روزے رکھنا ضروری ہے، تین روزے دسویں ذی الحجہ سے پہلے ختم کر دے اور جب حج کر چکے تو سات اس وقت رکھ لے، خواہ وطن آ کر رکھ لے یا وہاں ہی رکھ لے۔ (بیان القرآن: ج ۱/۱۲۶)

(۸) صومِ نذر: یعنی منت کا روزہ۔

(۹) صومِ جزاءِ صید: یعنی حالت احرام میں شکار کے کفارے کے طور پر رکھے جانے والے روزے۔

(۱۰) صومِ اعتکاف منذور: یعنی نذر مانے ہوئے اعتکاف کے روزے۔

(۱۱) صومِ مسنون: جیسے صوم عاشورا۔

(۱۲) صومِ مستحب، جیسے ہر مہینے کے ایام بیض (یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کے روزے اسی طرح صوم داؤد (ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا)۔

(۱۳) صومِ مکروہ تنزیہی، جیسے صرف یوم عاشورا کا ایک روزہ۔

(۱۴) صومِ مکروہ تحریمی، ایام تشریق اور عیدین کے روزے اور صرف یوم جمعہ کا روزہ۔

فرضیتِ صوم: قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: **یا أیھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم**،(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳) **کتب علیکم** کے معنی **فرض علیکم** یعنی تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، معلوم ہوا کہ روزہ فرض ہے ہر مکلف پر یعنی عاقل، بالغ مرد وعورت پر لہذا اگر کوئی شخص بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ ترک کردے تو وہ تارک فرض یعنی گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوگا، جس کے بارے میں بے شمار وعیدیں احادیث مبارکہ میں وارد ہوئی ہیں۔

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بابِ صوم میں تسہیل:

حضرت سعید ابن جبیر فرماتے ہیں کہ امم سابقہ اور امتِ محمدیہ پر بھی روزے کا آغاز رات میں سونے سے پہلے ہی سے ہو جاتا تھا، لہذا صائم کے لیے اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی جائز نہ تھا مگر بعد میں اللہ رب العزت نے امت محمدیہ پر رحم فرمایا، اور رخصت دی اس طرح کہ اب آغازِ صوم غروب کے بعد رات سے نہیں بلکہ طلوع صبح صادق سے ہوگا اور رات میں اپنی بیوی سے ماہِ رمضان میں بھی مباشرت جائز ہوگی جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا''**وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الأبیض من الخیط الأسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی الیل**''(سورۃ البقرہ:۱۸۷) کھاؤ اور پیو اس وقت تک کہ تم کو سفید خط صبح کا متمیز ہو جائے، سیاہ خط سے پھر رات تک روزے کو پورا کیا کرو۔(بیان القرآن:۱/۱۱۹) اسی طرح بیوی کے ساتھ جماع کے مباح ہونے کے بارے میں فرمایا:''**احل لکم لیلۃ الصیام الرفث إلی نسائکم**'' تم لوگوں کے واسطے روزے کی رات میں اپنی بیبیوں سے مشغول ہونے حلال کر دیا گیا ہے۔(بیان القرآن:۱/۱۱۹) کہ تمہارے لئے صیام لیل میں اپنی بیویوں کے ساتھ مباشرت حلال کی گئی، یہ دو سہولتیں ہوئی تیسری یہ کہ اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''**رفع عن امتی الخطاء والنسیان**''میری امت سے غلطی اور چوک پر مواخذہ اٹھا لیا گیا اسی طرح اگر کوئی سفر میں ہو تو رخصت دی گئی اسی طرح شدید مرض کی صورت میں بھی رخصت دی گئی کہ صحت یابی کے بعد روزہ رکھے یہ سب سہولتیں ہیں، جو شریعت مطہرہ نے مسلمانوں کو عطا کی ہے ورنہ دیگر مذاہب کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا یا تو حد سے زیادہ چھوٹ دی گئی یا حد سے زیادہ سختی ہے جس میں روزہ برائے نام ہوتا ہے مثلاً، ہندو مذہب میں حالت اپاس میں فروٹ وغیرہ کھا سکتے ہیں اور نصاری کے یہاں کئی کئی دنوں کا مسلسل روزہ ہوتا ہے بعض اوقات انسان برداشت نہ کر کے مرجاتا ہے۔

حقیقتِ صوم: روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ نام ہے کھانے، پینے، جماع اور گناہ سے بچنے کا اسی لیے صوفیائے کرام فرماتے ہیں: کہ روزہ تین چیزوں کا ہوتا ہے (۱) صوم الروح،(۲) صوم العقل،

(۳) صوم الجوارح۔

صوم الروح اسے کہتے ہیں: کہ انسان آرزوؤں کے پل نہ باندھے۔

صوم العقل اسے کہتے ہیں: کہ انسان نفسانی خواہشات سے بچے۔

صوم الجوارح اسے کہتے ہیں: کہ انسان کھانے پینے جماع اور اسی طرح حسد، کذب اور فواحش سے بچے۔

امام عبدالرحمٰن بن الجوزیؒ فرماتے ہیں کھانے پینے سے باز رہے تو یہ بڑا کمال نہیں یہ تو عادت ہے اس لیے کہ زندگی میں بہت سے مواقع ایسے بھی آتے ہیں کہ انسان کو مشغولیت کی وجہ سے کھانے پینے کی فرصت بھی نہیں ملتی پھر وہ آگے فرماتے ہیں: جو شخص کھانے پینے کے ساتھ سود اور حرام خوری سے باز رہے، اور حلال کمائی سے افطار کرے تو اس کا روزہ عادت کے ساتھ عبادت بن جاتا ہے، اور اگر گناہوں سے اپنے آپ کو بچالے تو یہ روزہ اللہ کی خوشنودی کا باعث بن جاتا ہے، اور اگر مکروہات سے بھی پرہیز کرے اور انابت وتوبہ میں دن بھر لگا رہے، تو روزہ انسان کے لیے باعث تقویٰ وطہارت بن جاتا ہے اور اگر غیبت و بہتان تراشی سے احتراز کرے اور دن بھر تلاوت کلام اللہ میں مشغول رہے، تو ایسا روزہ روزہ دار کو رشید یعنی نیک بخت بنادیتا ہے، اور اگر روزہ خوشنودی کے ساتھ اور اللہ کا شکر بجالانے کے ساتھ رکھے تو انسان کو بے تحاشہ نیکیوں کا حق دار بنادیتا ہے۔

دور حاضر میں دیکھا گیا کہ امت مسلمہ کا ایک طبقہ روزہ رکھتا ہی نہیں، اور جو طبقہ روزہ رکھتا ہے وہ گناہوں سے بچنے کا التزام نہیں کرتا، حالانکہ روزہ اصل نام ہی ہے گناہ صغیرہ وکبیرہ سے اپنے آپ کو بچانے کا لہٰذا صائم کے لیے ضروری ہے، کہ وہ حالت صوم میں اپنی زبان کی حفاظت کرے نہ کذب بیانی سے کام لے نہ غیبت کرے نہ بہتان تراشی میں مشغول ہو نہ لغو اور فضول باتوں میں اپنا وقت صرف کرے، بلکہ روزہ کی حالت میں یا تو تلاوت کرے یا ذکر اللہ میں مصروف رہے یا درود شریف کا ورد کرتا رہے، یا استغفار میں لگا رہے، اور اگر کچھ نہ کرے تو کم از کم خاموش بیٹھا رہے تو کہا جائے گا کہ اس نے زبان کا روزہ رکھا ہے اسی طرح گانے اور موسیقی اور لغویات کو سننے سے بھی مکمل اجتناب برتے تو اب کہا جائے گا کہ اس نے کان کا بھی روزہ رکھا ہے، اسی طرح آنکھوں کو بھی محرمات کے دیکھنے سے دور رکھے، نہ کسی غیر محرم کو دیکھے، نہ ٹی وی دیکھے، نہ کرکٹ کا میچ دیکھے اور نہ کوئی اور کھیل، یا فضول ٹی وی پروگرام دیکھے، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی غیر محرم عورت کی طرف ایک نظر عمداً دیکھے گا، اللہ تعالیٰ کل قیامت کے دن اس کی آنکھ میں آگ کی سلیاں ڈالوائینگے پھر اس کو جہنم میں دھکیل دیا جائیگا۔ (تنزیہ الشریعہ: ج ۲/۲۱۴، ابن عراقی)

صائم اپنے دونوں ہاتھوں کو بھی حرام چیز کی طرف بڑھانے سے بچائے رکھے، اور اپنے پیٹ کو بھی اور اپنے دونوں پاؤں کو بھی محرمات کی طرف پیش قدمی کرنے سے روکے رکھے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے قدم

اس لئے اٹھائے تا کہ کسی کے عیب کو فاش کرے، یا کسی کے راز کا افشا کرے تو اس کے پہلے قدم پر ہی اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈالنے کا فیصلہ فرماتے ہیں، اور پھر کل قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اللہ تعالیٰ اسکے پوشیدہ گناہوں کو بیان کردینگے اور پھر اس کو جہنم میں ڈالنے کا فیصلہ کردیا جائیگا۔ (بستان الواعظین و ریاض السامعین: ص ۱۹۹)

اپنی شرم گاہ کو فواحش سے دور رکھے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا مسلمان عورت سے، یا کسی بھی عورت سے زنا کا ارتکاب کریگا تو اللہ رب العزت کل اسکی قبر میں جہنم کے تین سو دروازے کھول دینگے، ان دروازوں میں سے لاتعداد سانپ اور بچھو اس کی قبر میں داخل کئے جائیں گے اور آگ کے شعلے بھی اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے، اس طرح قیامت تک سانپ بچھو اس کو کاٹتے رہیں گے اور جہنم کے شعلوں میں جلتا رہے گا، یہاں تک کہ جب قیامت قائم ہوگی اور اس کو قبر سے اٹھایا جائیگا اور جب وہ حشر کے میدان میں آئے گا تو اس کی شرم گاہ سے ایسی بدبو اٹھ رہی ہوگی کہ تمام لوگ اس سے پریشان ہوجائیں گے پھر اس کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا، جب اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اہل جہنم بھی اس کی بدبو سے پریشان ہوجائیں گے جبکہ وہ لوگ خود سخت عذاب میں مبتلا ہونگے۔ (بستان الواعظین و ریاض السامعین/ص ۱۹۹)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی مسلمان پڑوسی کی عورت سے زنا کرے گا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پا سکے گا، جب کہ جنت کی خوشبو پانچ سو مسافت کی دوری سے محسوس کی جاتی ہے۔ (ایضاً/ص ۹۹)

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا چھ قسم کے عذاب سے دوچار ہوتا ہے ان میں سے تین کا تعلق دنیا سے ہے، اور تین کا تعلق آخرت سے، دنیوی تین مصیبتیں یہ ہیں (۱) اس کا وقار چھن جاتا ہے (۲) زانی سخت فقیری سے دوچار ہوتا ہے (۳) عمر میں یا تو کمی واقع ہوجاتی ہے یا برکت اٹھالی جاتی ہے اور اخروی تین عذاب یہ ہیں (۱) اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوجاتے ہیں، (۲) وہ بدترین اور سخت ترین حساب سے دوچار ہوگا (۳) اور جہنم میں داخل کردیا جائے گا۔ (بحوالہ الترغیب والترہیب، منذری: ج ۳/ص ۲۷۱)

غرض یہ کہ روزہ اسی وقت روزہ ہوگا، جبکہ ان تمام چیزوں کا خیال رکھا جائے اللہ ہم سب کو ایسا روزہ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے جس سے اللہ راضی ہوجائے

رمضان کیوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لکل شئی باب وباب العبادات الصیام (کنز العمال حدیث نمبر ۲۳۵۹۱ اور اتحاف السادۃ المتقین ۴/۱۹۲) گویا رمضان المبارک کی مشروعیت شریعت نے اسلئے رکھی کہ رمضان المبارک کے روزہ کی برکت سے عبادات کا جذبہ اور گناہوں سے بچنے کا داعیہ پیدا ہو، اس لئے یہ امر مشاہد ہے کہ جب آدمی روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اگلے دن شام ہی سے نیت کرلیتا ہے، پھر اس نیت کی برکت سے مغرب

وعشاء کی توفیق ہوتی ہے، پھر جب سحری کیلئے بیدار ہوتا ہے تو تہجد پڑھنے کی توفیق میسر آتی ہے، پھر سوچتا ہے چلو فجر پڑھکر لیٹیں گے پھر جب مسجد میں وقت سے پہلے آجاتا ہے، تو سوچتا ہے چلو قرآن پاک کی تھوڑی سی تلاوت کریں، پھر تلاوت میں لگ جاتا ہے، تلاوت سے فارغ ہوتا ہے تو پہلی صف میں پہنچنے کی کوشش کرتا ہے کہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرنی ہے، پھر بعد نماز فجر درس قرآن ہورہا ہو تو تھوڑی دیر اس میں بیٹھ لیتا ہے، یوں دن کی آغاز ہی سے بکثرت فرائض وواجبات کے ساتھ سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق مل جاتی ہے گویا وہ روزہ کی برکت سے عبادت کے رواز ے میں داخل ہو جاتا ہے، اس اعتبار سے رمضان کی آمد بندۂ مومن کے لئے رحمت ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے رمضان کا نظام بنایا کہ بندے اسی بہانے سے ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور طاعت کی طرف آجائیں جو زندگی کا اصل مقصد ہے گویا رمضان کی آمد کیا ہوتی ہے کہ مقصد حیات کی یاد دہانی ہو جاتی ہے اللہ ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے خوب خوب مالا مال کرے۔ آمین!

مذکورہ پیراگراف سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان مقصد حیات کی یاد دہانی کیلئے مشروع کیا گیا ہے، یہ پہلا جواب تھا، اب دوسرا جواب بھی معلوم کرتے چلیں، حضرت یحییٰ ابن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر جوع یعنی بھوک بازار میں بکتی جاتی تو مرد سب سے پہلا کام بازار میں داخل ہوتے ہی یہ کرتا کہ اس کو خرید لیتا اور بس، مگر قربان جائیے شریعتِ مطہرہ پر، کہ اس نے مسلمانوں پر ماہ صیام یعنی رمضان کی مشروعیت کر کے جوع یعنی بھوک کے مسئلے کو حل کردیا، معلوم ہوا کہ جوع یعنی بھوک ایک عجیب نعمت ہے، جو انسان کے لئے بظاہر اگر چہ مصیبت ہے مگر حقیقت میں رحمت ہی رحمت ہے، خاص طور پر مسلمان کے لئے اگر آپ انسانی اور حیوانی زندگی پر غور وفکر کریں تو آپ محسوس کرینگے کہ یہ ساری چلت پھرت اور ہل چل اس بھوک کو دور کرنے کے لیے ہورہی ہے، جانور بھی صبح سویرے اپنے گھونسلوں اور دروں اور غاروں سے نکل پڑتے ہیں، تاکہ پیٹ کی بھوک کا مسئلہ حل کریں، یہ تو ہوا دنیا کا حال، آخرت میں سب سے بڑا عذاب اہل جہنم کے لئے بھوک ہی ہوگی، اور وہ اس کو برداشت نہیں کرسکیں گے، لہذا انہیں جو دیا جائے گا جیسا دیا جائے گا وہ اس کو کھانا شروع کردے گے، گویا مومن کو رمضان کی آمد سے جہنم کے اشد عذاب کی ایک جھلک دکھلائی جاتی ہے کہ وہ روزہ سے جب بھوکا ہو تو آخرت کی بھوک کو یاد کرلے اور یوں جہنم سے بچنے کی تدبیریں اپنانے لگے، گویا روزہ تذکیر نار کا سبب ہے، ویسے بھی جوع (بھوک) حکماء اور فلاسفہ کے یہاں بھی مفید ہے اور دیگر مذاہب میں بھی مجاہدہ کیلئے اسی کا سہارا لیا جاتا ہے، اور آج سائنس نے بھی اس کے فوائد بکثرت بیان کردیئے ہیں، لہذا روزے کی اور رمضان المبارک کی آمد بدنی بیماریوں کی شفاء کے ساتھ آخرت کے عذاب سے چھٹکارے کا بھی سبب ہے، اب بتاؤ روزہ یہ ظلم ہے یا رحمت؟

۴) رمضان کی آمد تذکیر مقصدِ حیات اور تذکیر جوع جہنم کے ساتھ ساتھ اغنیاء یعنی مالداروں کے لئے سامان عبرت بھی ہے کہ جب روزہ کی وجہ سے سخت پیاس اور بھوک سے دوچار ہوگا تو اسے اپنے فقیر انسانی بھائیوں پر رحم آئے گا اور یوں وہ انکی امداد پر آمادگی کے ساتھ ساتھ اللہ کا شکر بجالائے گا اور شکر بجالانے اور صدقہ خیرات کی وجہ سے اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں میسر آئیں گی۔ (فیض ابرار)

ایک مہینے ہی کے روزے کیوں؟ عبدالرحمٰن الجوزی فرماتے ہیں: کہ وقوف پل صراط کی مدت تیس سال ہے، لہذا اگر کوئی شخص برابر اہتمام کیساتھ ہر ماہ رمضان میں روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ان سالانہ تیس روزوں کی برکت سے پل صراط کا تیس سالہ سفر آسان کردیں گے، اور یوں کل میدان حشر میں عزت وکرامت سے ہمکنار کردینگے

رمضان کیسے؟ اب رمضان المبارک کا مہینہ کیسے گذارا جائے اس سلسلے میں ہم چند فضائل ومسائل وادعیہ ماثورہ چند وعیدیں اور منہیات کو ذکر کرنے جارہے ہیں، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اعمال صالحہ کے ساتھ رمضان المبارک گذارنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

فضائل رمضان المبارک: ماہ رمضان المبارک امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیہ وسلام پر کیسے اول تا آخر خیر ہی خیر لیکر وارد ہوتا ہے، لہذا مسلمان مرد وعورت کو ماہ مبارک کو غنیمت جاننا چاہئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردئے گئے تھے، وہ بھی دو ماہ قبل ہی سے رمضان المبارک کی تیاریاں شروع فرماتے تھے، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم، رجب المرجب کا چاند دیکھتے تو فرماتے ''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی رَجَبَ وَشَعْبَانَ وبلّغنا إلیٰ رَمَضَان '' کہ اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکتیں عطا فرمایئے اور ہماری زندگیوں کو رمضان تک دارز فرمادیجئے پھر بکثرت روزے رکھنا شروع کردیتے یہاں تک کہ اکثر شعبان کا پورا مہینہ روزے رکھتے، اور رویت ہلال رمضان ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دن رات کی عبادت میں اضافہ ہوجاتا تھا جوہری جوہر کو پہچان سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی والاصفات رمضان کی حقیقت کو جانتی تھی اور اس کی ویسی قدر بھی کرتی تھی۔

ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: '' **لو یعلم الناس ما لهم فی شهر رمضان لعمنوا أن تکون السنة کلّها رمضان** '' اگر لوگوں کو رمضان المبارک میں اللہ کے طرف سے دیئے جانے والے اجر کا علم ہوجائے تو وہ تمنا کرنے لگیں کہ پورا سال رمضان ہو تو کتنا اچھا ہوتا؟ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دریافت کیا یارسول اللہ ہمیں بتلانے کی زحمت فرمائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **إنّ الجنة لتزین من الحول إلی الحول لدخول شهر رمضان، فاذا کانت اول لیلة من رمضان هبت**

ريح من تحت يسمع العرش يقال لها المثيرة فتصفق ورق الجنان و خلق المصارح فيسمع ذالك طينن لم يسمع السامعون احسن فه فتزين الحور العين ثم يقفن بين شرف الجنة فينا دِيُنَ: هل من خاطب لنا إلىٰ الله فيزوجه؟ ثم يقلن: يا رضوان ما هذه اللية؟ فيجيبهن با لتلبية: يا خيرات حسان، هذه أول ليلة من شهر رمضان، فتفتحت أبواب الجنان صائمين من امة محمد صلى الله عليه وسلم، و يقول الله تعالىٰ: يا رضوان افتح أبواب الجنان للصائمين و القائمين من أمة محمد صلى الله عليه وسلم ولا تغلقها حتىٰ ينقضى شهر هم هذا.

رمضان کے استقبال کے لیے ایک سال تک جنت کو مزین کیا جاتا ہے جب رمضان المبارک کا ہلال افق سماء پر جلوہ گر ہوتا ہے، تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا جاری ہوتی ہے، جس کو مُسیرہ کہا جاتا ہے، وہ ہوا جنت کے درختوں سے جب ٹکراتی ہے، تو ایسی بہترین آواز نکلتی ہے کہ اس جیسے آواز کسی نے کبھی سنی نہ ہوگی، دوسری جانب حورعین بننا سورنا شروع کردیتی ہیں اور پھر وہ جنت میں ٹیلوں پر چڑھ جاتی ہیں اور ندا لگاتی ہیں کہ کوئی ہمارے ساتھ نکاح کا خواہشمند ہے جس کا نکاح اللہ ہم سے کردے، پھر جنت کے داروغہ رضوان سے پوچھتی ہیں، کہ یہ کونسی رات ہے؟ رضوان کے جواب دینے سے پہلے وہ خود کہنے لگتی ہے اور گنگنانے لگتی ہے۔

اے مجسم خیرات وحسان یہ ہے شب رمضان آج کھول دیئے جائیں گے ابواب جنان (جنت کے دروازے) امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صائمین کے لیے اور اللہ رب العزت رضوان داروغہ جنت کو حکم دیتے ہیں کہ اے رضوان! جنت کے دوراز ے کھول دو امت محمدیہ کے روزے داروں اور شب بیداروں کے لیے اور ماہ مبارک کے اختتام تک اسے بند نہ کرنا۔

فإذا كان اليوم الثاني اوحى الله تعالى إلى مالك خازن النار يا مالك أغلق أبواب النيران عن الصائمين والقائمين من أمة محمد عليه أفضل الصلوة و السلام و لا تفتحها حتىٰ ينقضى شهرهم هذا، فإذا كان في اليوم الثالث أمر الله جبريل عليه السلام ان اهبط إلىٰ الأرض فصفد مردة الشياطين و عتاة الجن، و غلّهم في اغلال، ثم اقذف بهم في لجج البحار كي لا يفسدوا علىٰ امة محمد حبيبي صيامهم۔

پھر جب رمضان کی دوسری تاریخ شروع ہوتی ہے تو اللہ رب العزت مالک داروغہ جہنم کو حکم دیتے ہیں، کہ جہنم کے دروازے امت محمدیہ کے روزہ داروں اور شب بیداروں کے لیے بند کردو اور ماہ مبارک کے اختتام تک اسے بند ہی رہنے دینا، پھر رمضان المبارک کا تیسرا روزہ شروع ہوتا ہے تو جبرئیلؑ کو حکم دیتے ہیں کہ جبرئیل دنیا کا رخ کرو اور سرکش

شیاطین اور جنوں کو قید کردو ان کو بیڑیوں میں جکڑ دو، اور پھر انہیں سمندر کی تہہ میں ڈال دو، تاکہ میرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے روزہ داروں میں خلل نہ ڈال سکے۔ (بستان الواعظین اور ریاض السامعین: ۲۰۴، ۲۰۵)

یہ ایک طویل روایت ہے جس میں رمضان المبارک کے فضائل کو ذکر کیا گیا اس ماہ میں اجر وثواب کا اندازہ لگانا مشکل ہے، اس ماہ میں گناہوں پر ابھارنے والے شیاطین کو بھی مقید کردیا جاتا ہے تاکہ آسانی کے ساتھ روزہ دار عبادت میں مشغول ہوجائے، پھر اگر کوئی شخص اس مبارک ماہ میں بھی گناہ کرتا ہے تو اس کے اپنے نفس کی شرارت کے علاوہ کچھ نہیں، اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اللھم إنا نعوذبک من شرور انفسنا و من سیات أعمالنا '' اے اللہ تو ہماری حفاظت فرما، ہمارے اپنے نفس کی شرارت سے اور ہمارے برے اعمال کے وبال سے۔

ایک دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان للّٰہ ملکاً راسہ تحت العرش، عرش رب العالمین ورجلاہ فی تخوم الأرضین لہ جناحان أحدھما با لمشرق ر الآخر بالمغرب أحدھما من یاقوتۃ حمراء، والآخر من زبر جدۃ خضراء ینادی کل لیلۃ من شھر رمضان.

ھل من تائب فیتاب علیہ؟ ھل من مستغفر فیغفر لہ ؟ ھل من طالب حاجۃ فیسعف بحاجتہ. یاطالب الخیر ابشر و یاطالب الشرعی أقصر و أبصر.

(أخرجہ ابن الجوزی فی العلل المتناھیۃ ۲/۴۲)، بحوالہ بستان الواعظین وریاض السامعین ص ۲۰۴)

بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فرشتہ ہے جس کا سر عرش خداوندی کے نیچے اور اس کا پاؤں ساتوں زمین کی تہہ میں ہے اس کے دو پر ہیں، ان میں ایک مشرق اور دوسرا مغرب میں ایک سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے اور دوسرا سبز زبرجد سے، رمضان المبارک میں وہ ہر رات میں یہ ندا لگاتا ہے، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے ہے کوئی مغفرت کا طلب گار کہ اس کی بخشش کردی جائے، ہے کوئی طالب حاجت کہ اس کی حاجت روائی کی جائے، اے طالب خیر! خوش ہوجا اور طالب شر، بس کر، اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھا۔

یہ فضائل رمضان المبارک کے بارے میں کیسی جامع روایت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کا رمضان اول سے لے کر آخر تک صرف اور صرف خیرات میں گذرنا چاہئے انابت اور استغفار مومن کو اس ماہ میں بکثرت کرنا چاہئے اور اپنی تمام ضرورتوں کو صرف بارگاہ خداوندی میں پیش کرنا چاہئے دربدر کی ٹھوکریں کھا کر مخلوق کے آگے الحاح و زاری کے ساتھ دست سوال دراز کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے اور گنہگار کو اس ماہ میں متنبہ ہونا چاہئے، جس طرح نیکی پر اس ماہ میں اجر وثواب کا اضافہ ہوتا ہے۔ وہیں سزا وعذاب میں بھی اضافہ ہوتا ہے وعیدوں کے عنوان سے قریب ہی

میں روایات ذکر کی جائیں گی امام عبدالرحمان ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں ہے کہ ''ان العبد المؤ من إذاقام فی رمضان الی السحور فتوضأ وصلی رکعتین جعل الله تعالی خلفه سبعة صفوف من الملا ئکة، فإذا فرغ ودعاآمنوا علی دعائه، ویکتب الله تعالی له بعددهم حسنات ویرفع له فی الجنة بعددهم درجات، ویمحوعنه بعددهم سیئات، ثم لایزالون یدعون و یستغفرون له إلی یوم القیامة'' (بستان الواعظین و ریاض السامعین: ۲۰۶)

بندۂ مومن جب سحری کھانے کیلئے بیدار ہوتا ہے وضوکرتا ہے پھر دورکعت نماز کی نیت باندھ کر اللہ کے حضور میں کھڑا ہو جاتا ہے تو اسی وقت اللہ اس کے پیچھے ملائکہ کی ایک جماعت کو کھڑے ہونے کا حکم دیتا ہے اور وہ سات صفیں بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو کر دعا کیلئے ہاتھ پھیلاتا ہے اور دعا میں لگتا ہے، تو فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے رہتے ہیں اللہ رب العزت اس شخص کے نامۂ اعمال میں ان فرشتوں کی تعداد کے برابر نیکیاں درج کروادیتے ہیں اور اتنے ہی گناہ اس کے نامۂ اعمال سے مٹا دیے جاتے ہیں، پھر ملائکہ کی یہ مقدس جماعت اس شخص کے حق میں دعا اور استغفار میں لگ جاتی ہے اور قیامت تک وہ اسی طرح دعائیں اور استغفار کرتی رہیگی (اللہ اکبر)

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کا روزہ رکھے، خاموش رہے اور اپنی زبان، کان اور ہاتھ اور دیگر تمام اعضاء بدنی کو محرمات اور گناہوں سے دور رکھے، نہ کذب بیانی کرے، نہ غیبت کرے اور نہ کسی کو تکلیف پہونچائے، تو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب ہوگا کہ بالکل اس کے گھٹنے ابراہیم خلیل اللہ کے گھٹنے سے مل جائیں گے، اور اس کے اور عرشِ خداوندی کے درمیان صرف ایک فرسخ یا ایک میل کا فاصلہ رہ جائے گا (اللہ اکبر) (العلل المتناھیة: ۲/۵۰) حدیث مذکور میں صوم کی برکت سے صائم کے لیے از دیاد تقرب خداوندی کا پتہ چلتا ہے، اور خداوند قدوس کا تقرب مؤمن کیلئے سب سے بڑی نعمت ہے، جس کو ام النعم بھی کہا جائے تو کم ہوگا، اس لئے کہ دنیا میں انسان اپنا سب سے بڑا اعجاز اسی میں تصور کرتا ہے کہ اس کو کسی بادشاہ، کسی دنیوی یا دینی، یا علمی شخصیت کا تقرب حاصل ہو جائے، اسی جذبہ نفسِ انسانی کو واقعۂ فرعون سے بھی سمجھا جا سکتا ہے، جب کہ فرعون نے جادوگروں کو جمع کیا، تو انہوں نے فرعون سے کہا: ''اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ کُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ'' کیا ہمارے غلبہ اور کامیابی کی صورت میں ہمیں کوئی انعام بھی دیا جائے گا؟ تو فرعون نے جواب میں کہا تھا: ''قال نعم الکم إذا لمن المقربین'' جی ہاں میں تمہیں اپنا مقرب بنالوں گا، تو دیکھئے فرعون کا بادشاہ ہونے کے ناطے اس کا تقرب بطور انعام کے انہیں دینے کا وعدہ کرنا، اور پھر ان کا اس پر کوئی اعتراض نہ کرنا دلیل ہے اس بات کی تقرب عظماء بہت بڑا انعام ہے تو اللہ رب العزت کا تقرب کتنا بڑا انعام ہوگا۔

فضائل رمضان المبارک کے متعلق چند احادیث یہاں ذکر کی گئیں اس کے علاوہ بھی بے شمار احادیث فضائل رمضان کے سلسلے میں کتب حدیث میں موجود ہیں، جو فضائل اعمال اور دیگر فضائل کی کتابوں سے معلوم کی جاسکتی ہے، اللہ رب العزت ہم سب مسلمانوں کو برکات رمضان سے بہرہ ور فرمائے آمین۔

رمضان المبارک کی ناقدری پر وعیدیں: رمضان المبارک کی قدردانی پر جہاں بہت سی احادیثِ فضائل بیان کی گئیں، وہیں اس کی ناقدری پر بھی بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہے، ذیل میں چند وعیدوں پر مشتمل احادیث شریفہ کو بیان کیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر منیٰ میں وعظ کے دوران ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں میزان کے پاس کھڑا ہوں گا، اس دوران میری امت کے نوجوان کو لایا جائے گا، فرشتے اس کی خوب پٹائی کر رہے ہوں گے، وہ میرے ساتھ لپٹ جائے گا اور کہے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد فرمائے میری مدد فرمائے، تو میں ملائکہ سے دریافت کروں گا اس کا گناہ کیا ہے؟ ملائکہ جواب دیں گے اس شخص نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا تھا مگر اس کی قدر نہیں کی تھی، بلکہ اس میں بھی گناہوں میں لگا رہا اور پھر توبہ بھی نہ کی، یہاں تک کہ اچانک موت کے پنجے نے اس کو آدبوچ لیا، میں اس جوان سے پوچھوں گا کہ کیا تو نے قرآن کی تلاوت کی تھی؟ تو وہ جواب دے گا میں نے سیکھا تو تھا، مگر اس کو فراموش کر دیا یعنی بھلا دیا اور پڑھا نہیں تھا تو میں کہوں گا، اے نوجوان! تیرا ناس ہو، تیرا ناس ہو، تیرا بیڑا غرق ہو، یہ تو نے کیا کیا؟ پھر وہ برابر مجھ سے التجاء والتماس کرتا رہے گا اور ملائکہ اس کو گھسیٹتے رہیں گے، میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی شفاعت کروں گا اور کہوں گا، کہ اے الہ العالمین! یہ بیچارہ میری امت کا نوجوان ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: اے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا مدمقابل بڑا ہی مضبوط اور قوی ہے میں دریافت کروں گا، اے پروردگار وہ کون ہے؟ میں اس کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا اللہ رب العزت فرمائیں گے: اس کا مدمقابل رمضان ہے، تو میں کہوں گا کہ میں اس شخص سے بری ہوں جس نے رمضان المبارک کو بھلا دیا، اس شخص کی کون شفارش کرے جو رمضان المبارک کی حرمت کا پاس ولحاظ نہ رکھے، تب اللہ رب العزت بھی ارشاد فرمائیں گے، میں بھی بری ہوں اس شخص سے جس سے آپ بری ہیں، نتیجۂ اس کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

اعاذنا اللہ منہا! برادران اسلام! ذرا دیکھو، تو سہی کیسی سخت ترین وعید ہے، اس شخص کے لیے جو رمضان المبارک جیسے عظیم ماہ مبارک کو غفلتوں کے ساتھ گذار دے، نہ تو قرآن کی تلاوت کرے، نہ روزہ رکھے، نہ عبادت کرے ، اللہ کے بندوں! اس ماہ کی قدر کرو، اس غفلت اور لایعنی امور سے مکمل اجتناب برتو، کثرت سے استغفار کرو، اس ماہ مبارک کی ایک ایک گھڑی تسبیح، نماز اور تلاوت وغیرہ میں صرف کرو، اللہ ہم سب کو رمضان کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائیں، اور غفلت اور ناقدری سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین!